سوال

(1240)حضرت عباس کی زیارت کی نذر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ اسے بیٹا عنایت فرمائے تو وہ ہر سال حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کیا کرے گی اور پھر فی الواقع اس کے ہاں بیٹے نے جنم لیا۔ تو کیا اسے اپنی یہ نذر پوری کرنی چاہیئے، یا اس پر اس بارے میں کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ نذر پوری کرنی جائز نہیں ہے کیونکہ عورت کے حق میں یہ معصیت ہے۔ عورت کے لیے قبور کی زیارت حرام ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(لَعَنَ اللہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ) وفی لفظ۔ لَعَنَ اللَّهُ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذَاتِ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ ، وَالسُّرُجَ) ۔(سنن الترمذي،كتاب الجنائز،باب كراهية زيارة القبور للنساء، حديث: 1056۔ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء فى النهى عن زيارة النساء القبور، حديث: 1576۔ مسند احمد بن حنبل: 2/337، حديث: 8430۔) وفی لفظ۔ لعن اللہ زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج) (صحيح بخاري، كتاب الايمان والنذور، باب النذر فى الطاعة، حديث: 6696۔ سنن ابى داود، كتاب الايمان والنذور، باب ماجاء فى النذر فى المعصية، حديث: 3289، وسنن الترمذي، كتاب النذور والايمان، باب من نذر ان يطيع اللہ فليطعه، حديث: 1526۔ سنن النسائى، كتاب الايمان والنذور، باب النذر فى الطاعة، حديث: 3806۔)

''اللہ کی لعنت ہے ایسی عورتوں پر جو قبروں کی (بہت زیادہ) زیارت کو جاتی ہیں۔ اور ان کے لیے بھی جو انہیں سجدہ گاہیں بناتے ہیں اور ان پر چراغ جلاتے ہیں۔''

قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لیے مشروع ہے نہ کہ عورتوں کے لیے۔ تو عورت نے اگر قبروں کی زیارت یا کسی خاص قبر کی زیارت کی نذر مانی ہو تو اسے یہ پوری کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ معصیت کا کام ہے اور حدیث میں ہے کہ: ''جس نے کسی معصیت کی نذر مانی ہو، اسے وہ معصیت کا کام نہیں کرنا چاہیئے۔'' (سنن الترمذي، كتاب الجنائز، باب الرخصة فى زيارة القبور، حديث: 1054 وسنن النسائى، كتاب الضحايا، باب الاذن فى ذلك، حديث: 4429۔ ومسند احمد بن حنبل: 5/355، حديث: 23055۔)

علاوہ ازیں اولیاء وصحابہ کی قبروں کی زیارت جیسے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر وغیرہ ہے، اس میں عام طور پر شرک ہوتا ہے۔ صاحب قبر سے لوگ استغاثہ وغیرہ کرتے ہیں، مدد مانگتے ہیں، تبرک کی نیت رکھتے ہیں۔ تو یہ زیارت شرکیہ ہے۔

جبکہ شرعی اور مسنون زیارت یہ ہے کہ مسلمان اموات کےلیے دعا کی جائے، قبروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کی جائے اور آخرت یاد آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے موت یاد آتی ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ النساء القبور، حدیث: 3236۔ سنن الترمذي، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ، ان یتخذ علی القبر مسجدا، حدیث: 320۔ سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب التغلیظ فی اتخاذ السرج علی القبور، حدیث: 2043۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النھی عن زیارۃ النساء القبور، حدیث: 1575۔ بلفظ لعن رسول اللہ "قال الشیخ الالبانی: ضعیف۔ معجم ابن الاعرابی(618)۔ المعجم الکبیر للطبرانی: 148/12، حدیث: 12725 بھذا اللفظ۔)

اور آپ نے زیارت قبور کے آداب کی تعلیم میں فرمایا کہ جب قبرستان میں جاؤ تو یوں کہو:

(السَّلامُ عَلَيكُم يا أَهْلَ الدّيارِ مِنَ الْمُؤمِنينَ وَالْمُسْلِمينَ، وَإنّا إنْ شاءَ اللّهُ بِكُم لَلاحِقون، نَسْأَلُ اللّهَ لَنا وَلَكُمُ العَافِيَةَ)

''اے ان گھروں کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ آملنے والے ہیں۔ ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے آرام و راحت کا سوال کرتے ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب مایقال عند دخول القبور، حدیث: 975 وسنن النسائی، کتاب الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمومنین، حدیث: 2040 وسنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب مایقال اذا دخل المقابر، حدیث: 1547۔)

زیارت قبور کا اصل مقصد یہی ہے۔ لیکن اگر نیت یہ ہو کہ ان اموات سے تبرک حاصل ہوگا، ان سے مدد مانگی جائے گی، ضروریات طلب کی جائیں گی، تو یہ زیارت مشرکانہ ہوگی۔ ایسا زائد شرک اکبر کا مرتکب ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ یہ عمل بغیر سفر کے ہو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''پالان صرف تین مساجد ہی کی طرف کسے جائیں: مسجد حرام (مکہ مکرمہ) میری یہ مسجد (مسجد نبوی، مدینہ منورہ) اور مسجد اقصیٰ۔'' (صحیح بخاري، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء، حدیث: 1864، وصحیح مسلم، کتاب الحج، باب لاتشد الرحال الاالی ثلاثۃ مساجد، حدیث: 1397 وسنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی اتیان المدینۃ، حدیث: 2033 وسنن الترمذي، ابواب الصلاۃ، باب الی المساجد افضل، حدیث: 326۔ سنن النسائی (700)۔ سنن ابن ماجہ (1409)۔)

تو آدمی کو بقصد تبرک یا عبادت کہیں کا سفر نہیں کرن چاہئے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور جن تین مساجد کےلیے مشروع کیا ہے، ان میں بھی مقصود نماز اور اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، کیونکہ یہ انبیاء ے کرام علیہم السلام کی مساجد ہیں۔

اور قبریں اس لائق نہیں ہیں کہ ان کےلیے سفر کیا جائے خواہ وہ انبیاء کی قبریں ہوں یا اولیاء اور صالحین کی۔ اور یہ زیارت صرف مردوں کےلیے مباح ہے اور یہ کہ اس میں مسلمان اموات کےلیے دعا ہو اور ان کے احوال سے عبرت حاصل ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 878

محدث فتویٰ